بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

گذشتہ ماہ مئی کے برہان میں اسلامی جماعت سے متعلق جو نظرات لکھے گئے تھے ہندو پاک کے مؤقر اسلامی رسائل و جرائد میں اور عام مجالس میں ان کا غیر متوقع طور پر بڑا چرچا رہا بلکہ اُن کی صدائے بازگشت اب بھی کہیں کہیں سنائی دے جاتی ہے۔ ایک نوٹ میں جو مختصر اور محدود ہو جس چیز کی نسبت اظہارِ خیال کیا جاتا ہے چوں کہ لکھنے والے کی توجہ صرف اسی پر مرکوز ہوتی ہے اس لئے اس سلسلہ کی بعض جزئیات اور تفصیلات کے ذکر کرنے کا موقع نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے بعض حضرات کو غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں چنانچہ اس تحریر سے بھی بعض حضرات کو طرح طرح کی غلط فہمیاں اور شکوک و شبہات پیش آگئے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس خاکسار کو ان کے بارہ میں لکھنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہوئی کہ بعض احباب نے خود اپنی تحریروں سے ان غلط فہمیوں کو دور کر دیا اس سلسلہ میں معارف نے ایک جامع نوٹ لکھ کر اُن پہلوؤں کی وضاحت کردی جن کا ذکر نظرات میں نہیں ہو سکا تھا۔ تعصب اور تشدد کے الفاظ سے جو مغالطہ ہوا تھا۔ یا دوسری جماعتوں پر طنز و تعریض کا جو اشتباہ ہوا تھا اُس کو الحرم میرٹھ نے صاف کر دیا۔ یا بعض حضرات نے اسلامی جماعت کی غیر مشروط حمایت و موافقت کا جو الزام لگایا تھا اُس کو خود جماعت کے آرگن ایشیا لاہور نے بالکل صاف کر دیا اور اُس نے یاد دلایا کہ اسی برہان کے صفحات پر جماعت اسلامی کے بانی و امیر کے بعض افکار و خیالات پر تنقید ہو چکی ہے۔ اور اسی وجہ سے برہان کے ان نظرات کا ایک وزن ہے اور ان کو اسلامی جماعت کی جانبدارانہ حمایت نہیں کہا جا سکتا۔ خاکسار اڈیٹر برہان ان تینوں مؤقر مجلات کے مدیرانِ فاضل و محترم کا دل سے شکر گذار ہے کہ انھوں نے اس غریب کو جواب دہی کی زحمت سے بچا لیا۔ اور نظرات متعلقہ کی تحریر کا جو اصل مقصد

تھا اُس کو اُجاگر کر کے پیش کر دیا۔

اس سلسلہ میں اس قدر گذارش کر دینا اور ضروری ہے کہ اگرچہ عام طور پر ہوتا یہی ہے کہ کسی ادارہ کے مجلہ میں کسی مسئلہ کی نسبت جو خیال ظاہر کیا جاتا ہے وہ اُس ادارہ کے تمام ارکان کا ہی خیال سمجھا جاتا ہے اور جہاں تک ندوۃ المصنفین کے ارکانِ خصوصی کا تعلق ہے وہ بھی بحمد اللہ بڑی حد تک عام افکار و نظریات میں ایک دوسرے کے ہم خیال و ہم رائے بھی ہیں۔ تاہم اصولی طور پر جو تحریر جس کے نام سے شائع ہو اُسی کو اُس کا مسئول اور ذمہ دار قرار دینا چاہئے اور دوسروں کو محض رفاقتِ کار کی وجہ سے اُس کے ساتھ لپیٹنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ بنیادی طور پر ہم خیالی کے باوجود چوں کہ ہر شخص کا طرزِ تعبیر اور طریقۂ بیان جُدا ہوتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ وہ خود اگر اسی خیال کو ظاہر کرتا تو کسی دوسرے طریقہ پر ظاہر کرتا۔ اور پھر قارئینِ برہان کو تو یاد ہوگا کہ ہندوستان میں انسدادِ گاؤ کشی کے متعلق برادرِ محترم مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی تحریر خود اڈیٹر برہان کی تحریر کے رد میں برہان ہی میں شائع ہو چکی ہے۔ برادرِ گرامی قدر مولانا عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی فطرتاً نہایت عالی ظرف اور بڑے وسیع الحوصلہ ہیں اُن کو اڈیٹر برہان کی کسی تحریر سے اگر کچھ اختلاف ہوتا بھی ہے تو وہ اس کی مطلق پروا نہیں کرتے اور اس کی کوشش نہیں کرتے کہ جو اُن کی رائے ہے برہان میں بھی اسی کی نمائندگی کی جائے۔

جو حضرات برہان کا شروع سے مطالعہ کر رہے ہیں وہ جانتے ہوں گے کہ کسی مسئلہ میں کسی کے ساتھ موافقت ہو یا مخالفت بہرحال ہر ایک کی ایک حد ہے اور برہان کبھی اُس حد سے آگے نہیں جاتا۔ یہ موافقت یا مخالفت کسی تحزیب یا جماعت بندی کا نتیجہ نہیں ہوتی اور نہ ہونا چاہئے۔ کیوں کہ تحزیب سے بڑھ کر حقیقت شناسی اور حق پسندی کا کوئی دشمن نہیں ہے اور ایک قومی ادارہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی بدنصیبی نہیں ہو سکتی کہ وہ ردّ و قبول کا معیار کسی خاص جماعت کے ساتھ وابستگی کو بنائے۔ برہان کی موافقت یا مخالفت مسئلہ زیرِ بحث کے صرف علمی تجزیہ پر مبنی ہوتی ہے اور سنجیدہ و متین لب و لہجہ میں ہوتی ہے جس میں نہ مدح سرائی ہوتی ہے اور نہ دل آزاری کی آمیزش!